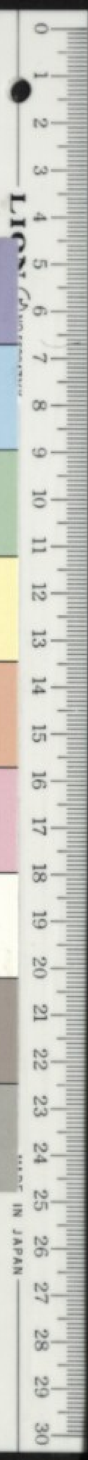
سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳؎)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹





نورافشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔اے۔ ۱۲ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر انچیف

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ ایڈیٹر

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں ✣

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۶ نومبر ۱۹۲۵ء | نمبر ۴۵

غزل

جناب ڈاکٹر لاموایل صادق صاحب ایم۔اے۔ پی۔ایچ۔ڈی

یاروں نے تو دبا دیا زیرِ زمیں مجھے / خوش آمدید کرتا ہے خلدِ بریں مجھے
اپنے وطن کی کھائے ہے اب سرزمیں مجھے / لے چل یہاں سے جلد خدایا! کہیں مجھے
نقلی عبادتوں کی تو پروا نہیں مجھے / ہے بے خودیِ عشق ہے معیارِ دیں مجھے
شیطان سے بچائیگا تو بالیقیں مجھے / لیجائیگا حیات کے بالکل قریں مجھے
تیرا کرم بنائیگا جنت نشیں مجھے / فرخ بنائیگی تیری صبح جبیں مجھے
کس جوشِ غیظ سے وہ سدا کوند کوند کر / برقِ فلک دکھائے ہے چینِ جبیں مجھے
میں اُن کے دام میں نہ گرفتار جب ہوا / سمجھے ہیں لوگ زعم میں اپنے لعیں مجھے
میں تیری سپر کے تلے ہونگا پناہ گزیں / ابلیس گر دکھائیگا شمشیرِ کیں مجھے
وردِ زباں رہیگا ترا نام گر مسیح / کہدیگا ربِّ عالمیں خود آفریں مجھے
مرنے پہ بھی تصورِ عیسٰے نہ جائیگا / ہوگا خیال اُس کا دمِ آخریں مجھے
مٹی کی مورتوں کے رُخِ دلفریب میں / دیدار اپنا دیتا ہے حُسن آفریں مجھے

واقف ہوں ستمہایِ زمانہ سے اے صادق
امیدِ وفا دہر سے ہرگز نہیں مجھے

غزل

ازقلم پادری بی گارڈنر صاحب صبر

بجز عیسٰی دلِ بیمار چنگا ہو نہیں سکتا / کسی صورت کسی حکمت سے اچھا ہو نہیں سکتا
بجز عیسٰی علاج اپنے مرض کا ہو نہیں سکتا / بشر ہم مرتبہ اعجازِ عیسٰے ہو نہیں سکتا
جو سچا ہے کسی حالت میں جھوٹا ہو نہیں سکتا / جو جھوٹا ہے کسی حالت میں سچا ہو نہیں سکتا
سخی ہوں میں سخاوت سے نہیں پھرنے کا منہ میرا / قضا سے میں چراؤں جان ایسا ہو نہیں سکتا
بہت کی گفتگو لیکن نہ مضمونِ دہن پایا / کسی تدبیر سے حل یہ معمہ ہو نہیں سکتا
تصور جب سے ہے دل میں کسی کی زلفِ پیچاں کا / پریشانی میں دل سے بڑھ کے سودا ہو نہیں سکتا
کروں میں ضبطِ گریہ پر دلِ نالاں نہیں تھمتا / وہ ہو سکتا ہے مجھ سے اس سے اتنا ہو نہیں سکتا
تصور ہی میں آجاؤ تو میرا دل ٹھہر جائے / غلط ہے یہ مرے دل کا مداوا ہو نہیں سکتا
تمہارے ہجر میں رو رو کے اک دن جان جائیگی / سوا اس کے محبت کا نتیجہ ہو نہیں سکتا
غضب ہے معرفت دل اُس پری پیکر پہ مرتا ہو / تصور میں ہی جس نازک کا آنا ہو نہیں سکتا

تصور میں مرے ہر وقت وہ اے صبر رہتے ہیں
کریں گو لاکھ پردا مجھ سے پردا ہو نہیں سکتا

ایک لاتی اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسیوں نے دمشق کو بُری طرح اُڑا دیا ہے۔ محل اعظم تباہ ہو گیا ہے کوچے اور بازار ویران ہو گئے۔ سارا شہر ایک خوفناک منظر پیش کر رہا ہے۔

قاہرہ میں ایک سالانہ تقریب میں جس میں ۱۰ لاکھ لوگ شامل ہوئے ۴۲ آدمی ہلاک اور ۳۰۴ زخمی ہوئے یہ حادثہ اس لئے ہوا کہ ایک وزیر کیلئے راستہ بنایا جا رہا تھا۔

کھنڈوا آشرم کے لئے امداد کی درخواست

ہم ناظرین کرام کی توجہ کھنڈوا مسیحی آشرم کی طرف مبذول کرایا چاہتے ہیں۔ یہ آشرم مسیحی خدام کو ہندوستانی طریق پر مسیحی خدمت انجام دینے کے لئے تیار کرنے کی غرض سے کھولا گیا ہے۔ خانصاحب طالب الدین صاحب آنریری سکریٹری این۔ ایم۔ ایس صاحب اور دیگر مسیحی خیر اندیشوں کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اس آشرم کے تمام اخراجات ہندوستان کے مسیحی دوستوں کے ذمہ ہیں۔ وہ مسیحی اصحاب جن کے دلوں میں ہندوستان کو مسیحی بشارت دینے کی خواہش ہمیشہ بے چین رکھتی رہی ہے۔ وہ جو ہند کے مسیحی خدام کو مسیحی خود انکاری کا زندہ نمونہ بنانے کی فکر میں رہے ہیں اُن کی تمناؤں کو کھنڈوا آشرم نے پورا کر دیا ہے۔ آشرم کے منتظمین نے مسیحی پبلک سے زبردست اپیل کی ہے کہ اب مسیحی اہل توفیق اس آشرم کے اخراجات پورے کرنے کے لئے دستِ سخاوت بڑھائیں اور آشرم کی ضروریات کی موافقت کے لئے مالی امداد فرمائیں۔

کھنڈوا آشرم دراصل ہندوستانی مسیحیوں کا پہلا مدرسہ ہے جو خالص ہندوستانیت کے رنگ و روپ کا نقشہ ہے۔ ہر ایک مسیحی کا اعلےٰ فرض ہے کہ وہ روپیہ سے اور دعا سے اس آشرم کی مدد فرمائے۔ وہ جو مسیحیت کو ہندوستانی لباس میں دیکھنا اور دکھانا چاہتے ہیں وہ اپنے اپنے عطیات ذیل کے پتہ پر روانہ کر کے مشکور فرمائیں

خانصاحب آئی۔ طالب الدین صاحب
پریذیڈنٹ
کھنڈوا مسیحی آشرم
چھتیس گڑھ ریلوے برانچ
رائپور سی۔ پی

مسیحیوں کے جلسے اور مناظرے

بجواب

اہلحدیث کے جلسے اور مناظرے

ہمارے معزز دعزیز پادری عبد الحق صاحب بشارتی خدمت میں اس قدر مصروف رہتے ہیں کہ آپ کو مضمون نویسی کی آجتک فرصت نہیں ملی تو بھی ہم آپ کے شکر گذار ہیں کہ ہماری توجہ دلانے سے آپ نے ان اعتراضات کا جواب بھی لکھ بھیجا جو کہ آپ کے ایک خطبہ پر اخبار اہلحدیث امرتسر نے شائع فرمائے تھے۔ اہلحدیث کی نظر میں خواہ مولانا مولوی ابراہیم صاحب کے اعتراضات کی کچھ ہی توقیر ہو پر انصاف سے اہلحدیث کو یہ بات بھی ماننا پڑیگی کہ پادری عبد الحق صاحب کے دعاوی واسنئے لال کو روکرنا اکابرین اسلام کے لئے ایک سخت دشوار کام ہے جس کی دشواری جواب ذیل سے بخوبی عیاں ہے۔ امید واثق ہے کہ واجب التوقیر علماء اہلحدیث اس پر ضرور غور فرمائینگے۔ ایڈیٹر

ان دنوں جبکہ ہمارا ایک مضمون (ثالوث مقدس کی توحید پر) رسالہ کی صورت میں چھپکر شائع ہونے کو تھا جناب مسٹر ایم۔ کے خان صاحب نے ہمیں مطلع کیا کہ اخبار اہلحدیث کے کالموں میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی جانب سے ہمارے ”اُن سوالات کو مع جوابات کے شائع کیا“ گیا ہے۔ یہ خبر پاکر ہمارے دل میں ان ”سوالات کو مع جوابات“ کے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور خانصاحب موصوف سے وہ پرچے منگالئے۔ جو کچھ اہلحدیث کے ان دو پرچوں میں ہمارے اس مضمون کے متعلق لکھا گیا ہے۔ اُس کو فی نفسہ ہم چنداں قابلِ التفات نہیں سمجھتے۔ مگر آخر میں یہ تحدی پاکر کہ ”اب پادری صاحب کا فرض ہے کہ میرے ایادروت نقوش کا جواب دیں“۔ ہم نے ”مولانا سیالکوٹی“ کی حتی الوسع خدمت کر دینے کا بیڑا اُٹھایا ہے بجز کہ جناب مولانا کے قدردان ہو کر ہم نہیں چاہتے کہ جو کچھ اُنہوں نے اتنی محنت اور کتابوں کی چھان بین کے بعد ہماری مخالفت میں تحریر فرمایا ہے بغیر جواب دیئے ہی رہ جائے۔

اہلحدیث کے کسی چھپے رستم ”نامہ نگار خصوصی“ نے تمہیدی بیان میں ہماری ”منطق دانی“ پر خوب پھبتیاں اُڑائی ہیں اور اپنی تنگ ظرفی اور اوچھے پن کا ثبوت دینے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ہم کو یقین نہیں آتا کہ ”نامہ نگار خصوصی“ کی تحریر کے اس مکروہ حصے کو خود ”مولانا سیالکوٹی“ نے بھی پسند کیا ہو۔ اور اگر ہمارا یہ گمان غلط نکلا تو ہم سانگلہ ہل اور لائلپور کے مناظروں کے حالات من وعن پبلک کے سامنے رکھ دینگے جن سے ”نامہ نگار خصوصی“ کی لن ترانیوں کے ڈھول کا پول پورا پورا کھل جائیگا۔ اور حق یہ ہے کہ ان پڑھ کہلا کر ہی تو ہمیں ان پڑھے لکھے مولویوں کو نیچا دکھانے میں لُطف آتا ہے۔ اور یہی ہمارا فخر بھی ہے کہ ایک کم علم مسیحی بھی اپنے خداوند مسیح کے فضل پر بھروسہ رکھ کے (لوقا ۱۲: ۱۱-۱۲ کرنتھی ۲: ۱۳) میدان مناظرہ میں آسکتا اور یوں اپنے مذہب کے نازک ترین مسائل پر معقول بحث کر کے بڑے بڑے علماء وفضلا کے دانت کھٹے کر سکتا ہے (اعمال ۶: ۹ و ۱۰)

”لیکن میں اپنے اوپر سوائے اپنی کمزوریوں کے فخر نہ کرونگا اور اگر فخر کرنا چاہوں بھی تو بے وقوف نہ ٹھہرونگا۔ اس لئے کہ سچ بولونگا۔ مگر تاہم باز رہتا ہوں تاکہ کوئی مجھے اس سے زیادہ نہ سمجھے جیسا مجھے دیکھتا یا مجھ سے سنتا ہے“ (۲ کرنتھی ۱۲: ۵ و ۶) (دیکھو صفحہ ۱۱)

نورافشان

مطبوعہ ۶ نومبر ۱۹۲۵ء

زمانہ ماضی میں بائبل کی یادگار برکتیں

بائبل مقدس نے اہلِ دنیا کو اعلےٰ مذہبی اصول وخیال دیئے

جس وقت وزمانہ میں بائبل مُلک کنعان سے باہر نکلی لاریب اُسی زمانہ میں ہر ملک وقوم ایک قسم کے مذہب کی فرو ساتنے والی تھی۔ گو مختلف اقوام وممالک میں وہ مذہب مختلف صورت رکھتا تھا۔ پر دراصل وہ ایک مذہب کا دوسرا نام تھا۔ وہ عالمگیر مذہب مصری تھا جس نے بعد کے زمانہ میں بابلی مذہب کی شکل اختیار کر لی تھی۔ نینوائی اور فینیکی اقوام کو اپنا مطیع بنا لیا تھا۔ یونانی۔ ایرانی رومی مذاہب کا چولا دھارن کر لیا تھا۔ عربی صابیت وحنفیت کی صورت اختیار کر لی تھی۔ ہند و دھرم کا جامہ پہن لیا تھا۔ ان مہذب اقوام کے سوا وحشی اقوام کو اپنا مطیع بنا رکھا تھا۔ اس مذہب و دھرم کا نام آجکل بُت پرستی و وہم پرستی وشرک پرستی رکھا جاتا ہے۔ اِس عالمگیر بت پرستی کے اصول وعقائد ایسے مکروہ تھے کہ ان کا ذکر کرنا بھی درست نہیں ہے۔

بائبل دنیا کے عالمگیر مذہب کے مقابلہ میں مسیحیت کے ساتھ نکلی۔ ۱۹۲۵ کے عرصہ میں اُس نے اہلِ دنیا کے عالمگیر مذہب کو۔ اُس کی قوت وطاقت کو۔ اس کی باطل پرستی کو پاش پاش کر ڈالا۔ بائبل و مسیحیت کی مخالف اقوام اپنی تمام طاقت سے بائبل و مسیحیت کا مقابلہ کرنے کے بعد ہار گئیں۔ وہ اپنے آبائی مذاہب کو بچا نہ سکیں۔ اُنہوں نے آبائی مذاہب کو ترک کر کے اور مسیحیت کی بائبل کی اطاعت قبول کر کے اپنی جانیں بچا ئیں۔ جو اقوام آبائی مذاہب پر قائم رہنے کا اصرار کرتی رہیں وہ بھی آخر کار خالص آبائی مذہب میں بائبل و مسیحیت کے اعلےٰ اصول وخیالات داخل کر کے اسے ہمارے زمانہ تک شکل سے پہنچا سکی ہیں۔ بائبل و مسیحیت کے مقابل وہ اقوام بھی آبائی مذاہب کو اُسکی اصل وخالص صورت میں قائم نہ رکھ سکیں۔ اس وجہ سے ہمارے زمانہ کی غیر مسیحی اقوام اگر زندہ ہیں تو وہ اپنی آبائی واصلی خوبی کے سبب زندہ نہیں ہیں۔ وہ تو مدت مدید سے مر چکے ہیں۔ اُن کی زندگی کے باعث وہ اصول وخیالات ہیں جو اُن کے بانیوں نے بائبل و مسیحیت سے لیکر اپنے مُردہ مذاہب پر چسپاں کر دیئے ہیں۔ آج کے دن کوئی قوم ایسی نہیں جو اس مذہب کو وفاداری سے ماننے والی ہو جو ۱۹۲۵ برس پیشتر اس کے آباؤ اجداد کا مذہب تھا۔ زمانہ حاضرہ کی غیر مسیحی اقوام کے تمام مذاہب بائبل و مسیحیت کے خیالات وتصورات کا لباس پہنے ہوئے ہیں جنکی عریت نہیں ہو سکتی ہے۔

بائبل نے اہل دنیا کو علم کی نعمت دی

ہمارا زمانہ علم وفضل کا زمانہ ہے۔ آفتاب علم سمت الراس پر ہے۔ اُسکی ضیا باریوں سے بہت لوگ اندھے ہو گئے ہیں۔ وہ سمجھنے لگے ہیں کہ اہلِ دُنیا کو جو علمی روشنی حاصل ہوئی ہے یہ اُن لوگوں کے قوائے ذہنی کی اچانک اور معجزانہ ترقی سے ہوئی ہے جو علمی زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ ایوولیوشن کے نامعلوم اصول کی بدولت ہوئی ہے جیسے ڈارون نے دریافت کیا تھا۔ ہم ایسی ایسی باتیں سُنکر انسان کی حق کشی پر افسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ کیسی جلدی معدن علم وفضل کو بھول گئے جس نے اُن کے آباؤ واجداد کی سینکڑوں پشتوں کی جہالت ولاعلمی کو اپنے علم وادراک کی خوبی سے دھویا تھا۔ اُن کی حیوانی جہالت کو اپنے علم وعرفان کے دفاتر سے دُور کیا تھا۔

ہمیں اِس بات کا اعتراف ہے کہ آج سے ۱۹۲۵ برس پیشتر دنیا کی بعض اقوام کے پاس ضرور کچھ نہ کچھ علمی روشنی کے چراغ تھے۔ جنکی روشنی میں اسی زمانہ کے مشاہیر زندہ رہے مگر اِن چراغوں کی روشنی بادشاہوں کے محلوں اور اکابرین زمانہ کے گھروں سے باہر کبھی کسی نے چمکتی نہ دیکھی تھی۔ زمین وآسمان کی مخلوقات اہلِ دنیا کی نظر میں دیوی دیوتا یقین کی جاتی تھی۔ اُن کی خدائی پر شک کرنا موت خریدنا تھا۔ ایسے حال میں انسانی دماغ ودل میں علم سے جو انس ومحبت ہو سکتی تھی وہ ہرگز بیان کی محتاج نہیں ہے بنی آدم کے خیالات اور اُن کے دماغ خوف ودہشت کی تاریک قوت سے مقید تھے۔ ان کا علم اپنے دیوی دیوتاؤں کے وہمی کارناموں تک محدود تھا۔ یا وہ بالکل دہریے اور منکر خدا ہوا کرتے تھے۔

مگر بائبل مقدس نے سب سے پہلے اہل دُنیا کے دلوں سے اُن کے دیوی دیوتاؤں کے خوف دُور کئے ان دیوی دیوتاؤں کو خدا کی مخلوقات بنا کر دکھایا۔ اُن کی بابت اُنہیں یہ سبق پڑھایا کہ یہ خدا کے کام ہیں۔ ان پر سوچو۔ انہیں سمجھو۔ اُن کی خوبی کو پہچانو۔ اور اس صانع حقیقی کا شکریہ ادا کرو۔ بائبل کی ایسی ایسی تعلیم نے انسان کی مقید قوائے ذہنی اور معطل قوائے ذہنی کو نہ صرف خوف ودہشت کے چنگل سے رہائی بخشی بلکہ اُن کے کام کرنے کا اُن پر نیا میدان

کھول دیا۔ انسان کی معطل و بیکار ذہنی قوتیں بیدار کر دی گئیں۔ انسان میں تلاش و جستجو کا مادہ پیدا کر دیا۔ بائبل پڑھنے والے بائبل کو پڑھنے اور سمجھنے میں مصروف ہوئے۔ اس کی تشریح و توضیح کرنے لگے۔ ذہن انسانی اور اُس کی قوا میں بائبل نے کچھ ایسی تحریک و بیداری پیدا کر دی کہ آئے دن اس کی معلومات میں ترقی ہونے لگی حتّٰی کہ بائبل کے وسیلے سے ذہن انسانی علم و معلومات کے اس مرتبہ پر پہنچ گیا جس مرتبہ پر وہ آج کے دن پایا جاتا ہے۔ پس زمانہ حاضرہ کی علمی دولت اہل دنیا کو کسی ایوولیوشن کے اصول سے نہیں ملی۔ یہ صرف بائبل مقدس کا انعام ہے جو ان اقوام کے خدا نے مقرر کیا تھا۔ جو بائبل و مسیحیت کو ماننے والی تھیں غیر مسیحی اقوام کے علل و سائل بنی آدم کے لئے کچھ نہ کر سکے۔ وہ آج کے دن آفتاب صداقت کے مقابل چراغ سحری ہیں۔ اگر کوئی ان پر ناز کرتا ہو تو کرتا رہے۔ یہ اُسکی اپنی مرضی ہے۔

مزید براں

بائبل نے ۱۹۲۵ برس کے گذشتہ زمانہ میں اہل دنیا کو اعلےٰ خصلت و سیرت کا لباس پہنایا۔ اعلےٰ تہذیب و شائستگی کے بلند مراتب پر پہنچایا۔ اقوام دہر کو اپنے ممالک میں بھائی چارا اور مساوات کے اصول سے باندھا۔ اُن کو اعلےٰ حکمران دیئے جو محض انسان بنکر اقوام کی خدمت کرتے آئے۔ انکی خدائی کے دعاوی کو خاک میں ملایا۔ اعلےٰ قوانین مُلکی بنانے میں بائبل نے اقوام کی رہنمائی کی۔ اعلیٰ خیرات و خود انکساری پر اقوام دہر کو آمادہ و تیار کیا۔ غلامی کی لعنت مٹا کر غریب غربا کو انسانی حقوق دلوائے۔ مذہبی و اعتقادی آزادی بنی آدم کو بائبل نے دلوائی۔ زمانہ ماضی میں بائبل و مسیحیت نے کیا کچھ نہیں کیا جو بنی آدم کی فلاح و بہبودی سے متعلق ہے؟ ہاں بائبل مقدس نے سب کچھ کیا۔ مگر ہم بخوف طوالت اس کا بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ زمانہ حاضرہ کی میراث انسانی میں جو انسان کی بہتری و بہبودی کا جزو اعظم خیال کی جا سکتی اس کا کم از کم بیچھتر فیصدی بائبل مقدس اور اس کے دلدادوں کا پیدا کردہ ہے۔ کیا اسی بائبل کی بابت مخالفین گلا پھاڑ پھاڑ کر شور مچا رہے ہیں۔ کہ یہ بائبل اصلی اور قابل اعتبار نہیں ہے۔ کیا اسی بائبل کی بابت کہا جاتا ہے کہ بائبل تحریف ہو گئی ہے؟ کاشکہ بائبل کے دشمن دنیا کو کوئی دوسری کتاب دکھا سکتے جو بائبل کی نسبت زیادہ اصلی و قابل اعتبار و غیر متغیر ہوتی۔

ٹرکی سے مسیحیوں کا تازہ اخراج

یورپ کے عالمگیر جنگ کی تباہی کا جو اثر ٹرکی کی عیسائی رعیت پر پڑا ہے۔ وہ دنیا کی کسی قوم پر نہیں پڑا۔ جنگ سے پیشتر عراق عرب اور الشیائی روم اور یورپی ٹرکی عیسائیوں سے اٹی پڑی تھی گورنمنٹ کو اپنی عیسائی رعیت پر بڑا اعتماد تھا۔ پر دوران جنگ میں ٹرکی کی عیسائی رعیت فنا ہو گئی۔ جو باقی بچی وہ ٹرکی اور یونان کی جنگ میں ہلاک ہوئی۔ جو اس جنگ سے بھی باقی رہ گئی وہ ٹرکی سے خارج کی گئی۔ اس بدنصیب قوم کے جو غریب غربا اور یتیم بچے باقی رہ گئے تھے اُسے امریکہ نے بچایا۔ جو اس پر بھی کچھ ٹرکی کی حدود میں بھی بچ رہے تھے ان کو انگورا گورنمنٹ نے اب ملک بدر کیا ہے جو ہزاروں کی تعداد سے صرف اپنی جانیں لیکر عراق گورنمنٹ کی پناہ میں آئے ہیں۔ اُن کے لئے آرچ بشپ کنٹربری اور یارک نے مہربانی کر کے ۱۰۰۰۰ پونڈ کی اپیل شائع فرمائی ہے۔ لیکن یہ امداد ہرگز ان کے لئے کافی نہیں ہے۔ عراق گورنمنٹ اُن کی امداد تو کر رہی ہے پر تو بھی ان مصیبت زدہ لوگوں کی مصیبت کو کم کرنے کے لئے یہ امداد کافی نہیں ہمدردان انسانیت سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کپڑوں سے اور روپیوں سے ان کی امداد فرمائیں۔ ہم ناظرین کرام سے ایک دفعہ پھر درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد میں اپنی سخاوت کے ہاتھ کو ضرور کشادہ کریں۔ اپنا اپنا عطیہ مینجر نور افشاں کے پاس روانہ فرمائیں۔ تاکہ یسوع مسیح کے ان وفاداروں کی امداد ہو جو مسیحی کہلانے کے جرم میں اپنا سب کچھ ضائع کر چکے ہیں۔

دمشق کی بربادی

ملک شام کے شہر دمشق سے کون شخص واقف نہیں۔ وہ دنیا کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک شہر تھا۔ جو دنیا کی مسیحی و مسلم اقوام کی نظروں میں عزت و حُرمت کے قابل سمجھا جاتا تھا۔ ہزاروں برس سے اس نے انقلاب زمانی دیکھے تھے پر اس کی ہستی کو کسی نے نقصان نہ پہنچایا تھا۔ یہ شہر قدیمی تہذیب و شائستگی کی ایک عجیب و غریب یادگار تھا۔ مگر جائے افسوس ہے کہ اس مقدس شہر کی فرانس کی حشمت نے اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اس پر دو روز تک گولہ باری کر کے اس کی شاندار ہستی کے کھنڈر کر ڈالے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس پر یہ بھی ستم کیا کہ شہر کی بیگناہ آبادی کا کثیر حصہ بھی لقمۂ اجل بنا دیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فرانس کے دامن پر شہر دمشق کی بربادی ہمیشہ تک ایک شرمناک سیاہ داغ بنکر چمکتی رہیگی۔ فرانس جیسی قوی سلطنت کے ہاتھوں سے دمشق جیسے شہر کی بربادی اس کی قوت و طاقت میں نہ صرف کچھ اضافہ نہ کریگی بلکہ اندیشہ ہے کہ اس کے اس فعل کے باعث اُسے نقصان پہنچے۔ فرانس کو اپنی عزت کے قیام کے لئے فوراً دمشق کو اپنے خرچ سے تعمیر کر دکھانا چاہیے ورنہ

اس بات کا اندیشہ ہے کہ فرانس مسیحی و مسلم دنیا کی نظر میں اپنی عزت کھو بیٹھیگا۔

فرانس نے دمشق کو برباد کر کے ۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی مالیت کا نقصان کیا ہے۔ اخبار راوی ہیں کہ ۱۲۰۰۰ قیدی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ ۲۰ اکتوبر سے صرف ۱۵۰۰۰ جانیں شہر سے نکلکر بچی ہیں۔ باقی آبادی کے حشر و انجام کی کچھ خبر نہیں ہے۔ انگلینڈ اور امریکہ فرانس کی اس خوفناک کارروائی سے حیران ہیں اور پوچھ پاچھ میں مصروف ہیں۔

خوش خبری

ہزارہا اشخاص اور تقریباً ہر شہر اور ہر ملک کے آدمی **مشن ہسپتال جلالپور جٹاں** کے نام سے واقف ہونگے۔ جہاں کہ لاکھوں کروڑوں مریض ہر قسم کی بیماری کا علاج کراتے اور فیضیاب ہوتے رہے ہیں۔ آنکھوں کی ہر بیماری کا علاج اور اپریشن اس خوبی اور خوش اسلوبی سے بیان کیا جاتا تھا۔ کہ جو شخص بھی نابینا ہو کر یہاں آیا خدا کے فضل سے بینا ہو کر واپس گیا۔ اس ہسپتال میں تقریباً ۱۲ سال تک ماہران فن اور معالج چشم **ڈاکٹر ٹیلر صاحب بہادر ایم۔ اے ایم۔ ڈی۔ ڈی پی۔ ایچ** اور **ڈاکٹر نیوٹن صاحب بہادر ایف۔ آر۔ سی۔ ایس** نے نہایت جانفشانی سے اپنی ڈاکٹری خدمات انجام دیں جن کے نام نامی اور اسم گرامی سے اہل ہندوستان خصوصاً اور دیگر ممالک عموماً واقف اور آشنا ہیں۔ ان کے عہد میں تمام ہندوستان عموماً اور باشندگان ضلع گجرات۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ جھنگ۔ شاہپور۔ لسکارپور۔ ہوشیارپور۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ میانوالی لیل پور۔ کوئٹہ اور دہلی وغیرہ خصوصاً امراض خاص و عامہ سے بالعموم اور امراض چشم سے بالخصوص شفایاب ہو چکے ہیں۔

جرمن کی لڑائی میں ڈاکٹر ٹیلر صاحب سرکاری خدمات کے لئے لاہور چلے گئے اور ڈاکٹر نیوٹن صاحب ۱۹۱۹ء میں فوت ہو گئے سنہ ۱۹۲۰ء سے اندرونی مریضوں کا کام بباعث نہ ہونے قابل ڈاکٹر کے بند کیا گیا۔ مگر بیرونی مریضوں کا علاج تاحال بدستور جاری رہا۔

اب خداوند تعالےٰ کی مہربانی اور عنایت سے پھر غریبوں کی شنوائی ہو گئی اور اس کام کے لئے ڈاکٹر ٹیلر صاحب بہادر کے شاگرد رشید ماہر فن ڈاکٹری **ڈاکٹر گر صاحب بہادر ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ بی** انچارج مشنری ہو کر تشریف فرما مشن ہسپتال جلال پور جٹاں ہو گئے۔ ان کے ساتھ **ڈاکٹر لفٹنٹ کرنل ہنری سمتھ صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ ایم۔ ایس** پنشن خوار (جنہوں نے امرتسر اور جالندھر میں تقریباً ۳۰ سال سرکاری خدمات انجام دی ہیں اور ہر جگہ وہ جالندھر سمتھ کے نام سے مشہور ہیں اور آنکھوں کے علاج میں خاص طور پر ماہر ہیں اور ہر قسم کا اپریشن اور ہر بیماری کا علاج کرتے رہے ہیں) مع اپنے فرزند ارجمند **ڈاکٹر جوزف رسیل سمتھ ایم۔ بی۔ بی سی۔ ایچ** نے ہسپتال مذکورہ میں آنریری (بلاتنخواہ) اپنی خدمات کو فلاح و بہبودی عامہ کے لئے پیش کیا ہے۔

علاوہ ان ماہران فن ڈاکٹروں کے ہسپتال ہذا کا باقی سٹاف بھی پرانا تجربہ کار اور قابل قدر ہے۔ اور سٹاف کا ہر ایک ممبر اپنی قابلیت اور حسن سلوک کی وجہ سے ہر خاص و عام کی نظروں میں ممتاز اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے مثلاً ہمارے دوست ڈاکٹر صوبے خاں صاحب ۲۸ سال سے پبلک کی خدمت میں ہمہ تن آمادہ و مصروف ہیں اور ہر خورد و کلاں ان کا شکر گذار ہونے کا استحقاق حاصل ہے۔

بابو سیتا رام صاحب کمپونڈر ۱۶ سال سے پبلک کی خدمت کرنے سے ہر دلعزیزی کا رتبہ لے رہے ہیں۔

بابو آرتھر فلپ صاحب ۸ سال سے اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں پبلک کو ممنون احسان کر رہے ہیں۔

بابو اے۔ ایم۔ فلپ صاحب۔ ۳ سال سے ہر بچے اور بوڑھے کے ساتھ یکساں محبت کا ثبوت دینے والے ایک خاص فرد ہیں۔

بابو آگسٹین دولو خاں صاحب ایک سال سے اپنے متعلقہ کاروبار باحسن وجوہ انجام دے رہے ہیں۔

علاوہ ازیں باقی سابقہ کارکناں پبلک کی خدمت کو محض اپنا فرض عین سمجھتے اور نہایت خوبی سے ادا کرتے ہیں۔ اور ان سب کی آنکھوں میں خداوند کا خوف ہے اور سچی مسیحی محبت سے ہر خاص و عام کی خدمت کرنے میں غرق ہیں۔

ہم ان کی عنایات اور مہربانیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ہندوستان کی تمام پبلک کو نہایت وثوق کے ساتھ خوشخبری دیتے ہیں کہ مشن ہسپتال جلال پور جٹاں میں پھر وہی فیض کی لہریں شروع ہو گئی ہیں۔ لہٰذا ابہت جلد تشریف لا کر ان ماہران فن سے مستفیض ہونے کا فخر حاصل کریں۔

راقم الحروف۔ ایم محمد اسمٰعیل ڈرائنگ ماسٹر
سابق ننکانہ خوار مشن

طنجہ ۲۹ اکتوبر۔ بیئی میسف میں کثیر التعداد رفیقوں کی واپسی سے فرانسیسی بڑے پریشان ہو رہے ہیں۔

سرکاری اعلان

ہے کہ اعلیٰ حضرت شہنشاہ ہند کی خواہش ہے کہ ١١ نومبر کے روز التوائی جنگ کی یادگاری میں عبادت سلطنت متحدہ کے تمام گرجوں میں ہو اور دوران عبادت میں صبح کے ریلوے ٹائم کے موافق ١١ بجے دو منٹ کی خاموش دعا ہوگی۔ وائسرای نے ان کونسل نے پنجاب گورنمنٹ کو آگاہ فرمایا ہے کہ التوائی جنگ کا روز شہنشاہ ہند کی خواہش کے موافق تمام ہندوستان میں بھی منایا جائیگا۔ ہز اکسیلنسی دی گورنر پنجاب کو امید ہے کہ پنجاب میں بھی التوائی جنگ کی یادگار میں ریلوے ٹائم کے موافق ٹھیک ١١ بجے صبح کے دو منٹ کی خاموشی کا انتظام کیا جائیگا۔ تمام گرجوں میں عبادت کا خاص انتظام کیا جائیگا۔ ہز اکسیلنسی کو امید ہے کہ دوسری جماعتیں بھی التوائی جنگ کی یادگاری میں تعاون کرینگی۔

کوشش کرو

ناظرین کرام سے گذارش ہے کہ وہ پادری این۔ ایل۔ داس صاحب کے مضمون کو غور سے پڑھیں۔ ہمارے خیال میں صاحب موصوف نے اس میں قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

ایڈیٹر

بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم بہت اعلیٰ زندگی بسر کر سکتے اگر ہمارے حالات ہمارے موجودہ حالات سے مختلف ہوتے۔ اعلیٰ اور بہتر زندگی بسر کرنے کی مشکلات میں وہ اپنی بدقسمتی یا کسی اور سبب پر الزام لگاتے رہتے ہیں۔ اس سے ان کو کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ حالات پر الزام دینے سے وہ حالات کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ بہرحال وہ ہمارے حالات ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں حالات کے درمیان اپنی زندگی بہتر سے بہتر طور پر بسر کریں۔ سوائے اس کے خدا نے جو ہمارا پُرمحبت و رحیم باپ ہے ہم کو اپنے انتظام سے ٹھیک اُسی جگہ اور اُنہیں حالات میں رکھا ہے جو ہمارے لئے بہت ہی مناسب ہے۔ اور جہیں ہم بہتر سے بہتر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اگر ہم خدا سے زیادہ علم رکھنے والے نہیں ہیں تو ہمیں فوراً یہ نتیجہ نکال لینا چاہئے کہ جہاں خدا نے ہم کو رکھا ہے وہی حالات ہمارے لئے ٹھیک اور مناسب ہیں اور انہیں حالات میں ہمارے لئے سچی مسیحی زندگی بسر کرنا ممکن ہے۔ خدا ہمارے لئے محض ایسی جگہ نہیں چنتا جہاں ہم بہت تھوڑی مشکلات اور بوجھ اور تکلیف اُٹھانے سے بہت خوشی اور آسائش کی زندگی بسر کر سکیں۔ اس دنیا پر ہماری زندگی ایک سکول کی سی زندگی ہے اور خدا ہم کو اُسی جگہ رکھتا ہے جہاں ہماری بہترین تربیت ہو سکے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ سب سے آسان جگہ ہمارے لئے بہت آرام والی زندگی ہووے۔ مگر سب سے زیادہ سخت جگہ ہمارے لئے سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔ کیونکہ وہاں ہمارے اندر سے بہت ہی زیادہ خوبیاں نکل سکتی ہیں۔

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم اوروں سے الگ ہو جائیں اور ایک علیحدہ جگہ میں رہیں تو ہم اچھے مسیحی ہونگے۔ لوگ ان کو چڑا چڑا بنا دیتے یا آزمائش میں ڈالتے ہیں۔ وہ اس بدی کو اُکساتے ہیں جو ہم میں ہوتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ لوگ تنہائی میں اور اوروں سے علیحدہ ہو کر ترقی نہیں کرتے۔ وہ خوبی جو اس واسطے خوبی ہے کہ اس کی راہ میں مشکلات یا روکیں نہیں ہیں اور نہ ہی کسی قسم کی آزمائش ہے وہ خوبی کہلانے کے قابل نہیں ہے۔ زندگی کے لئے تربیت اور نشوونما ہونے کی ضرورت ہے۔ خدا کا مقصد یہ ہے کہ ہم علیحدہ علیحدہ خانہ انوں میں تقسیم ہو کر برکت حاصل کریں نہ کہ خانہ ان سے ہی الگ ہو جائیں۔ بلاشبہ ہم میں سے ہر ایک کو کچھ عرصے کے لئے الگ رہنے کی ضرورت ہے۔ ضرور ہے کہ ہم اپنے کمرے میں الگ ہو کر اور دروازہ بند کر کے خدا سے دعا مانگیں۔ مگر ہمارے اوروں کی نسبت بھی فرائض ہیں۔ محض اپنے لئے جینا خواہ پاکیزگی کے لئے ہی کیوں نہ ہو مسیح کے سچے شاگرد کی روح کے برخلاف ہے اوروں کی نسبت ہمارے فرائض مختلف قسم کے ہیں۔ ہم دُور و نزدیک سب آدمیوں کے قرضدار ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس دنیا پر اپنے ان فرائض کو پورا کریں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اسکی خدمت کریں اور اس کی خدمت انسانی رشتوں سے الگ ہو کر نہیں ہو سکتی۔ قدیم زمانے کے اُن لوگوں نے جو سوسائٹی کو چھوڑ کر تنہائی کی جگہوں کو چلے گئے اپنی زندگیوں کے بڑے مقصد کو پورا نہیں کیا۔ ازسرِ نو پیدا ہونے کے بعد ہم اس دنیا میں محض دعا و تعریف کے لئے نہیں رکھے جاتے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم مفید بنیں۔ اُس کا کام کریں۔ اس کے مقصد کو جو ہماری زندگی کی نسبت ہے پورا کریں۔ محتاجوں کی احتیاجوں کو رفع کریں۔ اُس کی خدمت کے لئے بچوں کی تربیت و تعلیم کریں۔ تاکہ وہ اس کے لئے جنگ کر سکیں۔

صرف یہی نہیں ہے کہ ہم اوروں کے لئے جئیں کیونکہ خدا نے ہم کو مقرر کیا ہے کہ ہم علیحدہ اور اکیلے ہو کر زندگی بسر کرنے کی نسبت آدمیوں کے درمیان اپنی زندگی بسر کریں بلکہ یہ ہمارے اپنے لئے بھی ضروری ہے۔ ہم اوروں میں

رہ کر ہی بڑھتے اور ترقی کرتے ہیں۔ ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم سوسائٹی سے الگ ہو جائیں تو ہم بہت سی آزمائشوں سے بچ سکینگے اور خدا کے زیادہ نزدیک رہنے کے قابل ہونگے۔ لیکن اس صورت میں ہم اُن برکتوں سے محروم رہینگے جو کشمکش اور فتحمندی سے حاصل ہوتی ہیں آسمان اور اُس کا جلال اور عزت اُسی کے لئے ہے کہ جو غالب ہوتا ہے۔ کشمکش سے بچنا سفید لباس اور فتحمندی کے نشان حاصل کرنے سے محروم رہنا ہے۔ زندگی کی سب سے اعلےٰ برکتیں آرام اور ظاہری خوشحالی کی زندگی میں پائی جاتی ہیں بلکہ کشمکش اور جنگ کی زندگی میں۔ ہماری کئی خوبیاں ایسی ہیں جو صرف کشمکش میں ہی نشوونما پاسکتی ہیں۔ جنگ کی کشمکش اور تحقیقات سے علیحدہ آرام کی جگہوں کے لئے خواہش مند ہونا اُس تربیت کو کھو دیتا ہے جس سے کیرکٹر بنتا ہے

تمام فرائض فضل کے وسیلے ہیں وہ لوگ جو دنیا کی فکروں اور کوشش والی زندگی سے بچنے کے لئے تنہائی میں چلے گئے تاکہ خدا کے ساتھ بے خلل رفاقت کریں۔ اُنہوں نے جو کچھ حاصل کیا اس سے زیادہ کھو دیا۔ اُنہوں نے محض اپنی نیچر کے ایک پہلو کو نشوونما دینے کی کوشش کی اور وہ بھی نامکمل طور سے۔ چونکہ دو قسم کے فرائض ہیں۔ یعنے وہ جو ہمارے اور خدا کے تعلق کی نسبت ہیں۔ اور وہ جو ہمارے اور دیگر انسانوں کے تعلق کی نسبت ہیں ایک دوسرے کے ساتھ ایسے وابستہ ہیں کہ ہم ان کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتے۔ ہم اپنے ہم جنسوں کو پیار نہ کر کے خدا کو پیار نہیں کر سکتے۔ ہم ایک دوسرے کی خدمت کئے بغیر خدا کی خدمت نہیں کر سکتے۔

خداوند نے ہم کو نئی زندگی دی ہے جو محض ایکسرسائز (مشق) سے ہی بڑھ سکتی ہے۔ اگر ہم اپنے دلوں کی محبت کی نشوونما کرنا چاہتے ہیں تو ہم لوگوں کو پیار کریں۔ اگر ہم صبر کو بڑھانا چاہتے ہیں تو اُسی کی بنی آدم میں رہ کر مشق کریں۔ خداوند کا قول ہے کہ اعلےٰ مرتبہ خدمت کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ جو زیادہ خدمت کرتا ہے زیادہ بڑا ہے۔ انسانی احتیاجوں کے رفع کرنے کی کوشش وجد وجہد میں اپنے تئیں ڈالنے سے ہم روحانی زندگی میں بڑھ سکتے ہیں مسیحی زندگی کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے مختلف قسم کے فرائض کو دیانت داری سے ادا کیا کریں۔

پریم داس

جنابِ واعظ اور این ایم ایس

قاصد کے ناظرین کرام کہ جنکی نظر سے رسالہ مسیحی نہیں گذرتا غالباً علم نہ ہوگا کہ رسالہ مذکور کے جولائی نمبر میں جنابِ واعظ نے کچھ نکتہ چینی این۔ ایم۔ ایس کے کام اور اُس کے کارندوں کے متعلق کی تھی جس کا جواب ماہ اگست و ستمبر کے ڈبل نمبر مسیحی میں دیا گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ اس کے جواب میں جو مضامین ماہ اکتوبر کے مسیحی میں نکلے ہیں اُن کا نفسِ مضمون سے کچھ تعلق نہیں اور میں انہیں قابل توجہ نہیں سمجھتا۔

علاوہ بریں اڈیٹر انچیف صاحب مسیحی نے بھی اپنے مقالۂ افتتاحیہ میں چند ایک باتیں میری نسبت ایسی لکھی تھیں جو خلاف واقع تھیں۔ چنانچہ آپ کی توجہ خط مندرجہ ذیل میں اس امر کی طرف دلائی گئی۔ میں آپکا مشکور گذار ہوں کہ آپ نے اپنی غلطی مان لی اور ایک نوٹ تحریر فرمایا جو میرے خط کے ماتحت درج ہے یہ خط و کتابت مسیحی کے نومبر نمبر میں بھی شائع کرنے کا جناب مُدیر نے وعدہ فرمایا ہے۔

نیز آپ نے اپنے نوٹ میں کونسٹی ٹیوشن یعنی ضابطہ قوانین کے نقائص اور خامیوں کی طرف جو اشارہ کیا ہے اس کے متعلق آئندہ ماہ کچھ عرض کی جائیگی فی الحال گنجائش نہیں۔

ڈی۔ زیڈ۔ نجم الدین

بخدمت جناب اڈیٹر انچیف صاحب رسالہ مسیحی

مکرمی بندہ۔ تسلیم۔ جناب کی خدمت میں اس اڈیٹوریل نوٹ کی نسبت جو رسالہ مسیحی کے اکتوبر نمبر میں زیر عنوان "گھر سے خیر کی خبر" شائع ہوا ہے اتنا عرض کیا چاہتا ہوں کہ جیسا جناب نے تحریر فرمایا ہے واقعات اس سے مختلف ہیں۔ پادری واعظ صاحب کی نکتہ چینی کا جواب میں نے آپ کی خدمت میں بھیج ایک خط کے لفافہ میں بند کر کے بھیج دیا تھا اور امید تھی کہ جلد آپ تک پہنچ جائیگا۔ لیکن آپ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی رسائی آپ تک نہ ہوئی میرا ہرگز آپ کی عدم موجودگی سے فائدہ اُٹھانے کا مطلب نہ تھا بلکہ مجھے تو آنا بھی علم نہ تھا کہ آپ اڈیٹر انچیف کی خدمات ماہ اگست ستمبر کے لئے کسی اور کے سپرد کر گئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جناب اپنے رسالہ کے آئندہ نمبر میں اپنے مذکورہ بالا نوٹ کی تصحیح کر کے ممنون فرمائینگے اور ایک نقل مجھے بھیج دینگے۔

نیازکیش ڈی۔ زیڈ۔ نجم الدین پراونشل سکریٹری۔

این۔ ایم۔ ایس پنجاب لاہور

نوٹ

خط مندرجہ بالا ہم کو مسٹر ضیغم نجم الدین صاحب کی طرف سے موصول ہوا ہے جس سے پچھلی غلط فہمیوں پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ اگر ہمارے گذشتہ نوٹ سے یہ بات مفہوم ہوتی ہو کہ مسٹر نجم الدین صاحب نے ہماری عدم موجودگی

کا نامناسب فائدہ اُٹھایا تو ہم اپنے الفاظ واپس لیتے ہیں۔ بسٹرا اور مسٹر نجم الدین کے لئے ہمارے دل میں بڑی عزت ہے۔ جو ایثار اُنہوں نے این۔ ایم۔ ایس کی خاطر کئے ہیں ہم اُن سے بخوبی واقف ہیں اگر کوئی ہمارا اختلاف ان سے ہوا تو این۔ ایم۔ ایس کے کونسٹی ٹیوشن اور قواعد کی نسبت ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اُنہیں تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور مسٹر نجم الدین اُن کمزوریوں کو دور کرنے میں خود بھی کوشش بلیغ کر رہے ہیں۔ بکسی مسیحی کو این۔ ایم۔ ایس کے اغراض اور مقاصد کے ساتھ کسی قسم کی خلش اور خصومت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یہ کام قوم کے فرد فرد کا ہے نہ معدودے چند کا۔ ہر شخص کا فرض اولین ہے کہ اس کام میں ہمہ تن امداد دے۔ (دستخط کے۔ ایل۔ رلیارام اڈیٹر انچیف مسیحی لاہور۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

اچھوت جاتیوں کا سدھار

تعلیم گاہوں میں اچھوت لڑکوں کے لئے سہولتیں

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

دو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوگا کہ گورنمنٹ بمبئی نے اس پالیسی کا اعلان کیا کہ جو سکول سرکاری خرچ پر قائم ہیں یا جن سکولوں کو سرکاری امداد ملتی ہے اُن کے منتظمین کے لئے لازم ہوگا کہ وہ اچھوت ذاتوں کے لڑکوں کو تحصیل علم کے لئے سکولوں میں داخل ہونے کی اجازت دیں اور جو سکول ایسے لڑکوں کو داخل کرنے سے انکار کریں انہیں آیندہ سرکاری امداد نہ دی جائے۔ اس پالیسی پر عملدرآمد کے لئے افسران تعلیم کا فرض قرار دیا گیا کہ وہ اپنے حلقہ میں اس بات کا خیال رکھیں کہ سرکاری سکولوں میں یا ایسے سکولوں میں جنکی عمارتیں اپنی ہیں۔ یا جو کرایہ کی عمارتوں میں ہیں کسی اچھوت لڑکے کی حق تلفی نہ کی جائے۔ جہاں کسی سکول کی عمارت اس شرط پر کرایہ پر دی گئی ہے کہ اس میں کوئی اچھوت لڑکا داخل نہیں ہوگا وہاں مقامی حکام پر زور دیا جائے کہ وہ مدرسہ کے لئے کوئی ایسی عمارت کرایہ پر لینے کا انتظام کریں جو اس شرط سے مستثنٰے ہو تاکہ اچھوت لڑکوں کی تعلیم میں کوئی حرج واقع نہ ہو۔ علاوہ ازیں جہاں کہیں سرکاری مدرسے مندروں یا مقدس عمارتوں میں قائم کئے گئے تھے وہاں اُن کے لئے بلا توقف اور عمارت کا انتظام کرنے کی کوشش کی گئی۔

صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بمبئی نے حال ہی میں دوسری سالانہ رپورٹ شائع کی ہے کہ اضلاع "تھانا" اور "کولابا" میں اچھوت لڑکوں کے داخلہ کے متعلق کسی قسم کی مخالفت نہیں ہوئی۔ مبادی ضلع ناسک کے صرف ایک سکول میں جو ایک مندر میں قائم ہے گاؤں والوں نے ایک اچھوت لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہ دی۔ چنانچہ اس اچھوت لڑکے کو قریب کے ایک ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ سکول میں داخل کر لیا گیا۔ دیچور ضلع ناسک میں کسی قدر دقت محسوس ہوئی لیکن جب سکول کی عمارت تبدیل کر دی گئی تو یہ دقت رفع ہو گئی۔ ضلع رتن گری میں ۴۹ سکول سال زیر رپورٹ میں ایسے تھے جو مندروں یا غیر سرکاری عمارات میں واقع تھے۔ وہاں اعلٰے ذات کے ہندوؤں نے جو مندر یا ان عمارات سے تعلق رکھتے تھے یہ گوارا نہ کیا کہ ان مدرسوں میں اچھوت لڑکے تعلیم حاصل کریں۔ اب مقامی حکام کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ان مدرسوں کے لئے کوئی ایسی مناسب جگہیں بہم پہنچائیں جہاں اچھوت لڑکوں کی تعلیم میں کوئی کسی کا وٹ نہ ہو۔

اچھوت لڑکوں کی تعلیم کے لئے مناسب انتظام

سنٹرل ڈویژن میں مشرقی خاندیش کے سوا کسی ضلع میں اچھوت لڑکوں کے داخلہ کے خلاف کوئی شکایت یا اعتراض نہیں ہوا۔ البتہ پمپری اور تملواڑہ کے ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ سکولوں میں اہم دقت رونما ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ پمپری کا مدرسہ ایک مندر میں واقع ہے اور تملواڑہ کا سکول ایک غیر سرکاری عمارت میں قائم ہے جس کا مالک کوئی کرایہ وصول نہیں کرتا۔ ان ہر دو مواضع کے باشندے مُصر تھے کہ وہ ان سکولوں میں اچھوت لڑکوں کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتے تعلیمی حکام کو اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ اچھوت لڑکوں کے تعلیمی حقوق کے تحفظ کے لئے ان سکولوں کی عمارات کے متعلق کسی اور موزوں جگہ انتظام کریں۔ چنانچہ اب ایسا انتظام جاری ہے۔

رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی ڈویژن میں اضلاع کیرا اور پنچ محل میں اچھوت لڑکوں کے داخلہ میں کسی قسم کی بدمزگی نہ ہوئی۔ اضلاع بڑودچ اور سورت میں جاتیوں کے خلاف جو مخالفت کا جذبہ پہلے تھا وہ اب بتدریج محو ہو رہا ہے۔ لیکن یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ احمد آباد میں اعلٰے ذاتوں کے لوگ بدستور سابق اچھوت لڑکوں کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ بعض صورتوں میں تو اچھوت طلبا

کے والدین ہی یہ پسند کرتے ہیں کہ اُن کے بچے جماعت میں دوسرے لڑکوں سے ہٹ کر بیٹھیں۔ تاکہ اعلےٰ ذات کے لڑکوں کے والدین کسی قسم کی تکلیف نہ دیں۔ بعض صورتوں میں اچھوت لڑکوں کے والدین اعلےٰ ذات کے لوگوں کے زیر اثر اپنے لڑکوں کا برآمدوں یا چھپروں کے نیچے بیٹھنا پسند کرتے ہیں۔ جو مدرسے مندروں یا دھرم شالاؤں یا کرایہ کے مکانوں میں واقع ہیں وہاں مخالفت یا تو مذہبی معابد کے منتظمین کی طرف سے ہوئی ہے یا مکان کے مالکوں کی طرف سے۔ سال زیر رپورٹ میں ایسے سکولوں کی تعداد ضلع احمدآباد میں ۲۰ بڑودہ میں ایک اور سورت میں ۳ تھی۔

جنوبی ڈویژن اور سندھ میں اچھوت لڑکوں کے خلاف کسی مخالفانہ جذبے کا اظہار نہیں ہوا اور اُن کے داخلہ میں کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا گیا۔

اطلاع

امرتسر کے اخبار اکالی نے اپنی ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء کی اشاعت میں ایک مراسلت شائع کی تھی جس کی نسبت بتایا گیا تھا کہ یہ سردار ادھم سنگھ جی جتھیدار شہیدی جتھہ نمبرا سابق جتھیدار سری اکال تخت صاحب نے سنٹرل جیل نابھہ سے اخبار مذکورہ کے نام ارسال کی ہے۔ نابھہ سے تحقیقات کے بعد ثابت ہوا ہے کہ نہ تو اس وقت ریاست مذکورہ کے کسی جیل خانہ میں ادھم سنگھ نام کوئی قیدی موجود ہے اور نہ ہی گذشتہ ۱۳ ماہ کے دوران میں اس نام کا کوئی شخص جیلخانہ میں قید رہا۔ ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء میں ایک شخص ادھم سنگھ نامی جیلخانہ سے رہا ہوا تھا۔ لیکن وہ جتھیدار نہیں تھا۔ پہلے شہیدی جتھے کے جتھیدار کا نام ادھم سنگھ نہیں تھا۔

(دستخط) مظفر خاں
ڈائرکٹر انفارمیشن بیورو پنجاب
لاہور

زمیندار ہفتہ وار

چونکہ اکثر حضرات روزنامۂ زمیندار کی قیمت ادا نہیں کر سکتے اور چونکہ بعض دور دست دیہات میں روزانہ ڈاک پہنچنے کا بھی انتظام نہیں ہوتا۔ اس لئے زمیندار کا ایک ہفتہ وار ایڈیشن جاری کیا گیا ہے۔

عطر کھینچ کے رکھ دیا گیا

اس ایڈیشن میں ہر ہفتے زمیندار کے چھ پرچوں کے اہم ترین مضامین و مقالات دلکش افکار و حوادث اور ضروری اور چیدہ خبروں کا عطر کھینچ کے رکھ دیا جاتا ہے۔ جناب ظفر الملت مولانا ظفر علی خاں کی اسلام پرستانہ سرگرمیوں کے مفصل حالات۔ مولانائے ممدوح کی جذبات افروز نظمیں۔ عالم اسلام کی تازہ ترین اطلاعات اور واقعات پر نہایت پختہ اور مدلل آراء اور ہندوستان اور بیرون ہند کی خبریں پڑھنا چاہو تو زمیندار کے ہفتہ وار ایڈیشن کے خریدار بنجاؤ۔ خریداروں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور یہ ایڈیشن بے انتہا مقبول ہو رہا ہے قیمت سالانہ چھ روپے ششماہی ۳ روپے ۸ آنے ۔ ۳ عہ

(مہتمم زمیندار ہفتہ وار لاہور)

پیرس ۲۹ اکتوبر۔ مراکو اور شام میں جنگ کے لئے فرانس نے ۱۰ کروڑ ۶۲ لاکھ ، ہزار اور ایک کروڑ ۲۰ لاکھ فرانک علی الترتیب منظور کئے ہیں۔

خبریں

خوش آمدید

فورمن کرسچین کالج کے احاطہ میں بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۲۵ء بروز سنیچر بوقت ۳ بجے نولکھا چرچ کی مالی امداد کے لئے ایک فینسی بازار اور کانسرٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ کل مسیحی احباب اور کلیسیا کے خیرخواہوں سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر جلسہ کی رونق بڑھائیں اور نولکھا چرچ کو ممنون فرمائیں۔

اسکندریہ ۲۸ اکتوبر۔ دمشق سے آنے والے پناہ گزینوں کا بیان ہے کہ شہریوں کے ایک وفد کی اس درخواست کے باوجود کہ بلوائی شہر سے چلے گئے ہیں اس لئے گولہ باری بند کی جائے جنرل زملین نے ۲ گھنٹے اور گولہ باری جاری رکھی نائب البقائی کا محل گولہ باری سے بچ گیا۔ مگر اسے سپرڈ ڈائنامیٹ سے تباہ کر دیا گیا۔

(رینڈ ے اازم)

ریگا۔ ۲۸ اکتوبر ماسکو سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے ابتدائی جلسہ میں موسیو کمینیف نے کہا کہ حال ہی میں دنیا بھر کے غیر ممالک میں روسی بولشویکوں کا رسوخ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

جنگ مراکو بیل سخت آزمائش تھی۔ جس میں کمیونسٹ انٹرنیشنل پڑی تھی۔ لیکن فرانس کی کمیونسٹ پارٹی نے موقعہ کے مطابق عمل کیا ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ برطانوی کمیونسٹ نے ہماری تمام امیدیں پوری کر دی ہیں پچھلی ٹریڈ یونین

کانگرس کے جلسہ میں اگرچہ خود ان کی تعداد بہت کم تھی۔ تاہم انہوں نے ٹریڈ یونین کو اندر سے فتح کر لیا ہے۔

علاوہ ازیں مشرق بعید میں کیومنٹانگ کے ماتحت جو کمیونسٹ پارٹی کام کر رہی ہے اس کا انقلاب پسند چینیوں پر بڑا اثر ہے۔

(۔۔)

پرسوں بروز اتوار ۱۲ بجے دوپہر لاہور میں ایبٹ روڈ پر وارڈ صاحب کے نیلام گھر سے قنات کے پیچھے ایک کرسی کے نیچے سے دو صد روپے کے کرنسی نوٹ تحریری ٹیٹ شام پیارے لعل گور اور ریٹیاوی شوڈنٹ۔ دیال سنگھ کالج کو ملے ہیں جس صاحب کے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچکر یا چٹھی ارسال کرکے حاصل کر سکتا ہے۔ انعام وغیرہ کوئی قبول نہیں کیا جاویگا۔

(۔۔)

امرتسر ۳ نومبر۔ اکال تخت کے جتھہ پجاریوں کی طرف سے اس ڈگری کے جو انہوں نے اکالی لیڈروں کے خلاف اکال تخت پر قبضہ کے متعلق حاصل کی ہوئی ہے۔ اجرا کی درخواست کی سماعت ۱۵ نومبر تک ملتوی کی گئی۔

(۔۔)

۲۳ اکتوبر کے روز جیتو (ریاست نابھ) کے لوگوں نے اتفاق رائے سے یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ نابھ کی رعیت مہاراجہ نابھ کی حکومت چاہتی ہے۔ آپ کا انتظام بہترین تھا مسٹر مائیکل نے مہاراجہ پر اتہام لگا کر گجواس کی اور ریاست کے وفاشعار باشندے اس وقت تک آرام سے دم نہ لینگے جب تک کہ ان کے محبوب والی ملک اپنی ریاست میں واپس نہ آجاویں

(۔۔)

ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ نظام حیدرآباد نے مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا عبد الماجد بدایونی اور خواجہ حسن نظامی دہلوی کے وظائف کے التوا کا حکم صادر کیا ہے۔ اور معاصر زمیندار کا داخلہ ممالک محروسہ میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

(۔۔)

لاہور ۴ نومبر آج علی الصبح ۵ بجے سے لاہور میں بارش شروع ہوئی جو ابھی تک جاری ہے۔ موسم میں خنکی آگئی ہے۔ بارش کا مدت سے انتظار تھا اور امید ہے کہ اگر معقول بارش ہوگئی تو اس سے خلق خدا کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

(۔۔)

ضرورت

فیروزپور مشن ہسپتال کے لئے ایک میٹرن کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ کو چاہئے کہ وہ اپنی درخواست کے ساتھ سفارشی چٹھی بھی پتہ ذیل پر روانہ فرمائے۔ المشتہر:۔

ڈاکٹر ایلین صاحبہ۔ مشن ہسپتال۔ فیروزپور

ضرورت

بمبئی کیمیکل اینڈ ڈرگس ورکس کے مینیجر کو ٹریولنگ کنویسر (امتحان کنندگان) اور مقامی ایجنٹس کی ضرورت ہے جو ہندوستان کے تمام حصوں میں ایجنٹس اور ٹریولنگ کنویسرس کا کام انجام دے سکیں تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار کے ساتھ سفر خرچ بھی دیا جائیگا درخواستیں ذیل کے پتہ پر روانہ کی جائیں

دی مینیجر۔ دی بمبئی کیمیکل اینڈ ڈرگس ورکس
دوسری پیرخان سٹریٹ
مقابل جے جے اسپتال بمبئی

اشتہار کتب

انجیل یا قرآن۔ قرآن نے توریت و انجیل کو منجانب اللہ تسلیم کیا ہے۔ قرآن میں مندرجہ قصص توریت و انجیل کے مشابہ نہیں۔ اسکی وجہ نیز قرآن اور انجیل میں علم الہی خدا تثلیث۔ نجات بتوبہ نفل۔ قربانی۔ کفارہ۔ روح القدس۔ ایمان۔ اور اخلاقی شریعت اور نیک اعمال۔ قرآن میں دینداری کے کاموں کی فہرست اور حقوق العباد کی نسبت تعلیمات اور حلال و حرام اشیاء حیوانات کی فہرست۔ غرضیکہ انجیل اور قرآن کا نہایت مفصل و عالمانہ مقابلہ ہے۔ جو کہ بڑی تقطیع کے ۲۸۴ صفحوں پر درج ہوا ہے۔ قیمت ۱۰/

انجیل کی منادی۔ منادی کیسے ہوں۔ منادی اور اس کے پیش کرنے کے طریقے کیا ہوں۔ منادوں کے فائدہ کے لئے پادری الین صاحب کا یہ رسالہ بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ صفحہ ۳۵ ۱/

اقرار پطرس۔ جو اقرار پطرس رسول نے کیا تھا اسکی تشریح جو کہ ہر مسیحی سے واسطہ رکھتی ہے۔ صفحہ ۲۳ ۳ پائی۔

اسلام میں قرآن۔ قرآن کی سات قرائتیں تردید ابوبکر و عثمان کی تصدیق۔ ابن مسعود کی قرات قرآن۔ حضرت عثمان کی تالیف قرآن۔ قرآن کی مختلف قراتوں کی نسبت بیضاوی اور امام حسین کی شہادت۔ قرآن کے بارے میں حدیثوں کی شہادت۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ قرآن کا اعتبار کس قدر اہل اسلام میں ہے صفحہ ۸۰ ۲/

اعتراض المسلمین۔ مسلمانوں کے مسیحی دین پر ۲۵۰ اعتراض اور ان کے جواب صفحہ ۱۴۸ ۸/

سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور

"نامہ نگار خصوصی" نے "خلاصہ اس تقریر کا جو ہم نے پورے ایک گھنٹہ میں بیان کی تھی"۔ بعض جگہ بالکل غلط اور بعض جگہ ادھورا پیش کیا ہے۔ لیکن اگر یہ سب درست بھی فرض کر لیا جائے تو بھی "مولانا سیالکوٹی" اس کے جواب سے عہدہ برا نہیں ہو سکے۔ آپ ادھر ادھر کی غیر متعلق ابحاث اور گنجائش سے زیادہ حوالوں کی بھرمار کر کے بزعم خود تو ہمارے "جملہ شبہات و مغالطات کی تردید سے سبکدوش ہو کر فاتحہ بالخیر پڑھ بیٹھے" مگر بے ادبی معاف! سچ کی ایک نہیں کہی! اور ہماری ناقص رائے میں آپ کی اس "لاجواب" تحریر کی وقعت وحیثیت "پوست بر پوست بو بجو پیاز" سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

پہلے ۲۴ جولائی کے پرچہ میں آپ نے (الف) سے شروع کر کے (ب) پر خاتمہ کر دیا ہے۔ اور دوسرے ۱۴ اگست کے پرچے میں از سر نو ابجد خوانی شروع کر کے والناس کی (س) پر "الحمد للہ" پڑھی ہے ہم نے بھی خطبہ خوانی میں اسی طریق پر آپ کا تتبع کیا ہے۔

مضمون کی بسم اللہ تو جناب نے اس انکار کے ساتھ شروع کی ہے کہ "حوالجات بائبل" پادری صاحب کے نزدیک تو مسلم ہیں۔ لیکن فریق ثانی کے نزدیک مسلم نہیں"۔ اس کے جواب میں ہمیں صرف اسی قدر عرض کرنا ہے کہ بائبل مقدس کے حوالجات آپ کو منوانے کے لئے نہیں دیئے تھے۔ بلکہ محض یہ ثابت کرنے کو پیش کئے تھے کہ مسئلہ تثلیث کا ماخذ کلام مقدس ہے۔ یہ کچھ مسیحیوں کی اپنی من گھڑت نہیں ہے۔

(الف) کلام خدا کے ساتھ تھا۔ (یوحنا ۱: ۱) پر آپ یہ ایراد وارد کرتے ہیں۔ "کہ معیت کم از کم دو میں ہوتی ہے نہ کہ ایک میں"۔ ہم سر تسلیم خم کر کے عرض کرتے ہیں کہ آپ کے یہ کم از کم دو تثلیث مقدس کی ذات[1] اور اقانیم[2] موجود ہیں مگر آپ نے ہمیں کم از کم دو" سے تغائر ذاتی کیونکر فرض کر لیا۔ درحالیکہ اسی کے ساتھ کلام خدا تھا کا جملہ آپ ہم سے سن چکے ہیں۔ اور اگر معیت محض کے لئے "اتصال الشئی بنفسہ" کا استحالہ لازم آتا ہے۔ تو آگے بڑھ کر آپ نے "صفت اور موصوف کی معیت" کے قضیہ میں خود ہی اس کی تکذیب کیوں فرما دی؟ بادصفیکہ آپ کے نزدیک "صفات باری تعالیٰ عین ذات نہیں ہیں"۔

معیت کی دو صورتوں میں آپ نے "دو مستقل بالوجود کی معیت" کا مبہم جملہ استعمال کر کے حکمت کی عظمت پر بیک قلم سیاہی پھیر دی! اور آپ کے اس فلسفیانہ استدلال کے مطابق ممکن الوجود خارج ہو گیا! کیونکہ "مستقل فی وجودہ" نری واجب الوجود کی شان ہوا!! اور باایں ہمہ "صفت اور موصوف کی معیت" تسلیم کر کے اپنے پہلے استدلال کو دو اور دو چار چاند لگا دیا!!! کیونکہ معیت کم از کم دو میں ہوا کرتی ہے۔ ورنہ اتصال الشئی بنفسہ لازم آئیگا جو باطل ہے۔ پس صفت اور موصوف میں مغیریت ہوئی اور آپ کا مقصود حاصل نہ ہو سکا"۔

"ذات میں کثرت" کے جواب میں معروض ہوں کہ کیا تکثر ذوات ہمارا مذہب نہیں۔ ہم تثلیث مقدس کو واحد بالذات مان کر اس کے تین اقانیم و شخصون ثلاثہ کے معتقد ہیں۔

(ب) زید و ترید دن کی مثال ہم نے اسم الوہیم میں جمع تعظیمی بیان کرنے والوں کے برخلاف دی تھی۔ اس پر قرآنی ضمائر کو منطبق کر کے آپ سستے داموں نہیں چھوٹ جاتے۔ تاوقتیکہ آپ قرآن شریف سے یہ ثابت نہ کر دکھائیں کہ اس میں ذات خداوندی کے لئے جو ضمائر جمع کی آئی ہیں وہ تعظیم کے لئے ہیں"۔

(الف ثانی) ہماری اس عرض داشت پر کہ قرآن شریف میں توحید (اسلامی) کا مطلقاً ذکر نہیں۔ دوپہر کے سورج کا انکار بتاتے ہیں۔ مگر ہم نقارہ کی چوٹ پر بجر کچھ دیتے ہیں کہ قرآن شریف میں وحدت محضہ کے مسئلہ پر "دوپہر کے سورج" کا تو کیا ذکر کسی دور دراز کے ستارے کی دھندلی سی شعاع بھی نہیں پڑتی "جناب والا" جبکہ قرآن شریف میں ہی توحید (وحدت محضہ) کا ذکر نہیں تو پھر کہاں ہوگا! سورہ اخلاص تمام لوگوں کو یاد ہوتی ہے"۔ اس میں وحدت محضہ کا مطلقاً ذکر نہیں"۔

"آپ نے اس کے علاوہ متعدد مقامات" بتائے ہیں۔ جن میں سے چند ایک "اس خروار سے بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔ "اسی مشت نمونہ سے ہمارے اس خیال کی پوری تائید ہوتی ہے کہ قرآن شریف میں تعدد وجیا کا رد پایا جاتا ہے فقط نہ کہ وحدت محضہ کا ثبوت۔

آپ اپنی پیش کردہ چار آیات کی نسبت فرماتے ہیں کہ دو میں عیسائیوں کا رد پایا جاتا ہے۔ ایک میں زردشتیوں کا ایک میں عام مشرکین کا۔ آپ کی ان توحید کے ثبوت میں پیش کردہ آیات کو پڑھ کر ہمیں "بے تکی رنگیھاری کے جواب میں روکی کی شادی کے اولاھنے" والا معاملہ یاد آ گیا۔ "جناب والا! آپ ہمیں توحید اسلامی کا ثبوت جتانے چلے تھے نہ کہ عیسائیوں۔ زردشتیوں اور مشرکین کا رد سنانے! اور باایں ہمہ عیسائیوں کے رد میں تو اپنی سی ہی کہہ ڈالی۔ جناب! ہم تین خداؤں کو مانتے ہی کب ہیں؟ کہ آپ نے ہمیں "لاتقولوا ثلاثۃ" کی ہنی سنا دی اور اسی طرح پر "قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ" کا قائل بھی ہمیں زبردستی سے بنا رہے ہیں۔ کون کافر اللہ کو تین میں کا ایک کہتا ہے۔ آپ اس موقعہ پر ذرا چوک سے گئے۔ ورنہ آیات منقولہ کے ساتھ اگر یہ آیہ شریفہ بھی پیش کر دی ہوتی کہ "مسیحی لوگ مریم اور مسیح کو "الٰھین من دون اللہ" مانتے ہیں تو یہ اظہر من الشمس ہو جاتا کہ قرآن شریف کا مصنف مسیحی معتقدات کے جاننے میں واقفی بخنہ کار ہے! اور

کیا ایسا کلام اس علام الغیوب کا قول ہوسکتا ہے؟

(ب) آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ کی ذات کی نسبت ماہو سے سوال نہیں کرسکتے" اور ہم نے پہلے ہی آپکے اس فرمان کو سر آنکھوں پر رکھکر خدا تعالیٰ کی ذات کی نسبت ماہو سے سوال ہی نہیں کیا۔ ہم تو آپ سے وحدت محضہ کی ماہیت پوچھ رہے ہیں۔ پھر آپ خواہ مخواہ اس موقع پر "شیخ اکبر کی تفسیر صغیر کیوں سنانے لگ پڑے؟

(ج) ہمارے اس کہنے کو بھی کہ "قرآن نے ہمیں بتایا کہ وحدت کیا ہے؟ اور کس قسم کی ہے؟ آپ یہ معنی بتاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ایسی کتابوں میں مصطلحات اور ان کی تعریفات اور اُن کے اقسام سے بحث نہیں ہوتی"۔ جواب میں معروض ہے کہ ہم نے وحدت محضہ کا اصطلاحی لفظ قرآن شریف میں سے دکھانے کو کبھی نہیں کہا۔ بلکہ ہمارا مطالبہ آپ سے اس کا مفہوم قرآنی الفاظ میں پیش کرنے کا تھا اور اگر "ایسی کتابوں میں "عقائد کے مفہوموں سے بھی بحث نہیں ہوتی" تو بے شبہ آپنے مجبوبی پالی اور ہمارے اس دعوے پر تصدیقی مُہر لگادی کہ "قرآن شریف میں وحدت محضہ کا مطلقاً ذکر نہیں"۔

(د) وحدت محضہ کی تعیین کے جواب میں ہمیں "فاضل شرح مرآۃ الحکمۃ" کا یہ مسئلہ سنادیا کہ "بل ھو جزئی حقیقی لیس فی الکان تعدد ولا انقسام"۔ خوب! سوال تو یہ تھا کہ ..ات معینہ میں سے خدا ی تعالیٰ کی وحدت کونسی ہے؟ اس کے جواب میں ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ جزئی حقیقی ہے اور ساتھ ہی ہم سے یہ بھی منوایا جاتا ہے کہ وہ تعدد و انقسام سے منزہ ہے۔ مگر اس تعدد و انقسام کی نفی کی کوئی دلیل ہمیں نہیں سنائی گئی۔ شاید آپ کے نزدیک کسی مسلمان فاضل کا قول ہی دلیل ہوگا۔ مگر ہم آپ کو ان چند ابتدائی رسالوں میں سے جو ہمارے پاس موجود ہیں اور جنکا پتہ آپ کے باذاق "نامہ نگار خصوصی" کو سانگلہ ہل میں بیٹھے بٹھائے ہی لگ گیا تھا۔ دلیل کی تعریف سناتے ہیں کہ "الدلیل فی الاصطلاح ہو الذی یلزم من العلم بہ العلم بشیء آخر"۔ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ صرف "جزئی حقیقی" کہہ دینے سے وحدت محضہ ثابت نہیں ہوجاتی۔ کیونکہ ایک اور "ابتدائی رسالے" میں لکھا ہے کہ "والنسبۃ بین الجزئی الحقیقی وبین الجزئی المسمی بالجزئی الاضافی عموم وخصوص مطلقا لاجتماعھا فی زید مثلاً"۔ لیجئے آپ کے کسی اور "فاضل" نے بتادیا کہ جزئی حقیقی اور جزئی اضافی میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے اور زید میں دونوں جزئیوں کا اجتماع دکھادیا۔ پس اگر جزئی حقیقی اور وحدت محضہ میں تساوی کی نسبت ہے تو زید میں بھی وحدت محضہ ماننی پڑیگی۔ اور چونکہ ہر جزئی حقیقی جزئی اضافی ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ دونوں میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔ اس لئے خدا تعالے کو جزئی حقیقی ماننے سے اس کا جزئی اضافی ہونا بھی لازم آئیگا۔

(ہ) آپ فرماتے ہیں کہ عدد کو متکرر النوع کہکر واحد شخصی کو بھی کہا کہ اس میں بھی امور کثیرہ ہوتے ہیں۔ "جنابمن! آپکو غلط فہمی ہوئی۔ میں نے دراصل یہ عرض کیا تھا کہ اگر خدا تعالے کے وحدت عددی مانی جائے تو دو وجہ سے باطل ہے۔ اول اس لئے کہ کسی ابتدائی رسالے میں لکھا ہے کہ "ھو اللہ الواحد القدیم الحی القادر العلیم السمیع البصیر الشائی المرید لیس بعرض ولا جوہر ولا مصور ولا محدود ولا معدود"۔ پس عدد کی حیثیت سے اللہ کو واحد کہنا آپ کے مسلمات کے برخلاف ہوا۔ دوم اس لئے کہ عدد کل متکرر النوع ہے اور یوں وحدت محضہ کے منافی ہے۔ اسکی مفصل بحث کے لئے دیکھو رسالہ "اثبات التثلیث" (باقی)

عبدالحق

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ یونگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلا اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کردی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔ خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے عمر ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہوسکتے ہیں اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشا ماعہ سے مانگ تک کردکو توانی سے وعہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب وہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اسکے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر:۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے۔ مینیجر نورافشان امیریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔